نمبر ٹیلیفون

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳

یوم شنبہ

جلد ۳۵ | ۱۸ ماہ صلح ۱۳۲۶ ہش | ۲۴ صفر ۱۳۶۶ھ | ۱۸ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمدللہ

آج بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی موجودگی میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے عربی میں تقریر کی۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قیمتی ارشادات فرمائے۔

آج بعد نماز جمعہ حکیم عبدالجلیل صاحب آف شیخوپورہ اور میاں جان محمد صاحب ہیلانی کے جنازے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مہمان خانہ میں پڑھائے۔ مرحومین موصی اور صحابی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں انہیں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

گاندھی جی کی رام دھن اور مسلمان

جو کچھ قدیم تاریخ ہند کے متعلق آج تک معلوم ہوا ہے۔ اس کی بناء زیادہ تر قیاس پر ہے۔ صرف چند آثار سے نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔ یا ایسی کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔ جن کی حیثیت محض داستانی یا افسانوی ہے۔

مغربی مورخوں نے جو مواد اکٹھا کیا ہے وہ بڑی محنت اور کاوش سے کیا ہے۔ ورنہ ہندوؤں کے علماء نے تو کوئی چیز ایسی نہیں چھوڑی تھی۔ جس سے اسلامی ہند سے پہلے کے صحیح صحیح حالات معلوم ہو سکیں۔ ہندو علماء کا زیادہ رجحان مذہب اور فلسفہ کی طرف رہا ہے۔ اور تعلیم محض ایک ہی گروہ یعنی برہمنوں تک محدود رہی ہے۔ کبھی کبھی کوئی کھشتری یا ویش بھی عالم بن جاتا۔ مگر ہندوؤں کی شدید طبقاتی تقسیم نے ہندوستان کی آبادی کے اکثر حصہ کو علم سے بے بہرہ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک طرف تو برہمن آسمان پر اڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ تو دوسری طرف شودر کہیں تحت الثریٰ سے بھی نیچے چلا گیا ہے۔ گویا

علم دکھا دیا ہے نشیب و فراز کا

ایسی صورت میں کئی دوسرے علوم کے ساتھ تاریخ نویسی کے علم میں بھی ہندوؤں کا کمزور ہونا بعید از قیاس نہیں۔

چونکہ صحیح تاریخ کے محفوظ رکھنے کا کبھی اہتمام و تردد نہیں کیا گیا۔ اس کا لازمی نتیجہ یہی ہو سکتا تھا۔ کہ زبانی روایات پر شخصی حاشیہ آرائیوں کے غلاف چڑھتے ہیں۔ ضبط تحریر سے جب حافظہ کی مدد نہ ہو۔ تو ہر شخص کا اپنی طرف سے نیا اضافہ قدرتی ہے۔ بات کچھ اور تھی۔ مگر زبان بزبان چلتی ہوئی کچھ کی کچھ ہو گئی۔ یہاں تک کہ بعض نیک انسانوں کو ناتے بلتے ان کی مرضی کے خلاف خدا بنا دیا گیا۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا۔ کہ قدیم اقوام جو بت پرستی کی طرف مائل ہو جاتی رہی ہیں۔ اس کا بھی یہی باعث ہے۔ کہ مختلف زبانوں پر چڑھ کر ایک حقیقی انسان بھی محض خیالی انسان بن کر رہ جاتا۔ اور اس کی زندگی کے اصل واقعات تو فراموش ہو جاتے۔ مگر ہر ایک شخص جو کچھ اس کا جی چاہتا اس کی طرف منسوب کر دیتا۔ یہاں تک کہ اسکو خدا بنا کر پوجا شروع ہو جاتی حضرت رام۔ کرشن و عیسےٰ علیہم السلام کے ساتھ یہی ہوا ہے۔

پچھلے دنوں گاندھی جی نے شکایت کی ہے کہ جب انہوں نے رام دھن شروع کی تو مسلمان اٹھ کر چلے گئے۔ اور مسلمان آپ کی ایسی مجلس میں شامل نہیں ہونا چاہتے۔

مگر شاید گاندھی جی یہ بات نہیں سمجھ سکتے کہ یہ محض ایک قدرتی امر ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی ذہنیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک طرف تو ہندو رام چندر جی کو بطور ایک انسان کے پیش کرتے ہیں۔ اور یہ بتاتے ہیں۔ کہ وہ فلاں کا بیٹا فلاں کا بھائی اور فلاں عورت کا خاوند تھا۔ وہ کھاتا پیتا تھا۔ کسی وقت زندہ تھا مگر اب مر گیا ہوا ہے۔ اس کے بچے بھی تھے وغیرہ وغیرہ۔ مگر دوسری طرف وہ اسی رام کو خدا سمجھتے ہیں۔ اور خدا سمجھ کر اس کی مہما گاتے ہیں۔ اور تالیاں بجا بجا کر رام دھن گاتے ہیں۔ جیسا کہ اخبار "پرتاپ" میں ایک شائع شدہ تصویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود گاندھی جی ایک عورت کے ساتھ بیٹھے تالیاں بجا بجا کر رام دھن گا رہے ہیں۔ اس تصویر میں ساتھ ہی کوئی مولوی صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ جو بظاہر تو کسی وجہ سے خاموش نظر آتے ہیں۔ مگر دل میں ضرور ناپسند فرماتے ہوں گے۔ خود ان کی خاموشی اس بات پر شاہد ہے۔ کہ مسلمان کی ذہنیت گاندھی جی کی ذہنیت کے بالکل متضاد واقع ہوئی ہے مسلمان برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ کہ کسی انسان کو خدا بنا کر اس کی مہما اس طرح کی جائے۔ وہ اس کو شرک سمجھتا ہے۔ وہ رام چندر جی کو برا نہیں سمجھتا۔ بلکہ اس ذہنیت کو ناپسند کرتا ہے۔ جس نے ایک معمولی انسان رام کو خواہ وہ کتنا ہی نیک کیوں نہ تھا۔ خدا تعالےٰ کے تخت پر بٹھا دیا۔ وہ رام کو نیک آدمی۔ خدا کا ولی خدا کا نبی تک کو ماننے کو تیار ہے۔ مگر وہ ہرگز اسکو خدا ماننے کو تیار نہیں ہو سکتا۔ یہ بات کہ رام کے معنے خدا کے ہیں اسکو فریب نہیں دے سکتی۔ اسکی ذہنیت اس بات کو قبول ہی نہیں کر سکتی۔ کہ کوئی شخص جو پہلے انسان تھا خدا بن گیا ہے۔ یا خدا انسان کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ اس لئے اگر مسلمان گاندھی جی کی رام دھن میں حصہ نہیں لیتے۔ تو وہ اپنی فطرت سے مجبور ہیں۔ جو چیز گاندھی جی کو معمولی معلوم ہوتی ہے۔ ان کی نظر میں بہت بڑی ہے۔ وہ یہ تو مان سکتے ہیں۔ کہ کوئی انسان خدا سے علم حاصل کر سکتا ہے۔ مگر وہ کبھی نہیں مان سکتے۔ کہ خدا انسان کے جسم میں حلول کرتا ہے۔ اور خود انسانی روپ اختیار کرتا ہے۔ اس قسم کی شاعرانہ تخیل آرائیاں اسلام ناجائز قرار دیتا ہے۔

ہندوستان میں بعض بے شک جاہل مسلمان موجود ہیں۔ جن کی کبھی اسلامی تربیت نہیں ہوئی۔ اور جو اسی طرح رسم و رواج کے دام میں گرفتار رہیں۔ جس طرح ان کے ہمسائے ہندو لیکن اس کے باوجود بھی عام مسلمان کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ کوئی انسان ترقی کر کے خدا نہیں بن سکتا۔ اور نہ خدا انسان کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے نزدیک خدا خالق ہے۔ اور انسان اس کی مخلوق ہے

بے شک اب ہندو خود بھی اس طرف

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر [illegible] روشن دین تنویر

آ رہے ہیں اور جب وہ رام دھن گاتے ہیں۔ تو ان کے ذہن میں خدا ہی کا تصور داخل ہو رہا ہوتا ہے۔ مگر اسلام کے نزدیک اتنی بات بھی شرک ہے۔ اور بت پرستی میں داخل ہے۔ جب تک انسان کے ذہن سے یہ بات بالکل نہ نکل جائے۔ کہ رام اور کرشن انسان بھی ہوئے ہیں۔ جو ناممکن ہے کہ کبھی ہو سکے۔ ان ناموں سے خدا کا تصور جانا شرک کے خطرہ سے خالی نہیں۔ ہو سکتا۔ اسی لئے قرآن کریم میں مسیحؑ کے ابن اللہ ہونے کی سخت تردید کی گئی ہے۔ کیونکہ عیسائیوں نے اس کو سچ مچ ابن اللہ بنا لیا ہے۔

ہندوؤں نے حضرت رام اور کرشنؑ کو بڑھا کر جو خدا کے درجہ پر پہنچا دیا۔ یا عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا بنا دیا۔ تو اسکی وجہ یہی تھی کہ ان مقتدر ہستیوں کے صحیح واقعات محفوظ نہ رکھے جا سکے۔ اگر صحیح واقعات تاریخ کی صورت میں موجود ہوتے۔ تو کم از کم علماء تو اس شرک سے بچ جاتے۔ مگر افسوس ہے کہ چند افراد کے سوا تمام ہندو اسی مرض میں مبتلا ہیں کہ انہوں نے انسان اور خدا کے امتیاز کو بالکل مٹا دیا ہے۔ اور خدا کے نیک بندوں کو جو محض اس کے بندے تھے۔ اور اسکی بندگی کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔ خود خدا بنا کر پوج رہے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ افسوسناک یہ امر ہے۔ کہ گاندھی جی نہ صرف ہندوؤں کو اس غلط فہمی پر قائم رکھنے کی کوشش فرما رہے ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے صحیح رویہ پر ناراضگی ظاہر کر کے مسلمانوں کو بھی اسی غلط فہمی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔

بیعت بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۳۹۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ مخلص احباب نے جن کے دل میں واقعی سلسلہ کی ترقی کے ملئے جوش ہے۔ اپنے پیارے امام کے قدموں پر ۳۹۱ نئے خاندان لا ڈالے۔ ان احباب کی بیعت سے۔ بیسیوں ایسے دیہات ہیں جہاں پہلے ایک احمدی بھی نہ تھا۔ اب احمدیت کا پودا لگ گیا ہے۔ یہ نظارہ جہاں ایسے احباب کے لئے نہایت خوشکن ہے۔ جنہوں نے اس جنگ میں حصہ لے کر لوگوں کے دل احمدیت کے لئے فتح کئے۔ وہاں ان احباب کے ملئے جو سال بھر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہے۔ اور اس جنگ میں انہوں نے کچھ بھی حصہ نہ لیا۔ حسرت کا باعث ہے۔

ہمارا مقصد ہی یہی ہے۔ کہ ہم احمدیت کو تمام ملکوں میں غالب کر دیں۔ اور خصوصاً ہندوستان میں جلد سے جلد لوگوں کی اکثریت کو مخلص احمدی بنا دیں۔ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء کے موقعہ پر بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک تقریر کے آخر میں احباب کو اس طرف توجہ دلائی تھی اور فرمایا تھا۔ کہ ہر بالغ احمدی مرد و عورت سال میں تین تین چار چار اور کم از کم ایک نیا احمدی بنانے کا عہد کرے۔ اور پھر اس عہد کو پورا کرے۔ اب جبکہ نیا سال چڑھ چکا ہے۔ ہمارے لئے موقعہ ہے کہ اس میدان میں بھی کچھ کر کے دکھائیں۔ اور واقعی تین تین چار چار نئے احمدی بنا کر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے آمین۔

بیعت بر موقعہ جلسہ سالانہ کا حلقہ وار نقشہ درج ذیل ہے:۔ (انچارج دفتر بیعت قادیان)

نام حلقہ	تعداد بیعت	نام حلقہ	تعداد بیعت	نام حلقہ	تعداد بیعت	نام حلقہ	تعداد بیعت
سیالکوٹ	۶۴	جالندھر	۱۳	جھنگ مگھیانہ	۵	کرنال	۲
گجرات	۴۰	منٹگمری	۱۱	ریاست پٹیالہ	۴	سندھ	۲
سرگودھا	۳۱	ریاست نابھہ	۱۱	لدھیانہ	۳	حصار	۱
گورداسپور	۲۶	لاہور	۱۱	ریاست جموں	۳	میانوالی	۱
لائل پور	۲۲	یو۔ پی	۸	حیدرآباد دکن	۳	ڈیرہ غازیخان	۱
شیخوپورہ	۱۸	راولپنڈی	۷	آزاد علاقہ	۳	ریاست چنبہ	۱
ملتان	۱۸	فیروزپور	۶	سرحد	۳	بلوچستان	۱
گوجرانوالہ	۱۷	کیمبلپور	۶	پونچھ (ریاست)	۲	دہلی	۱
جہلم	۱۵	امرتسر	۶	مظفرگڑھ	۲	شملہ	۱
ریاست بہاولپور	۱۴	ہوشیارپور	۶	رہتک	۲		

ایک اور مجاہدِ دین کی روانگی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مکرمی منیر احمد صاحب واقفِ زندگی ننگل باغباناں انگلستان کے لئے ۱۹ر جنوری ۱۹۴۷ء بروز اتوار پونے تین بجے دوپہر کی گاڑی سے روانہ ہوں گے۔ اور اسی دن شام کو لاہور سے فرنٹیئر میل سے بمبئی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ احباب آپ کے خیر و عافیت سے منزلِ مقصود پر پہنچنے اور ان کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل التجارۃ التحریک جدید قادیان)

مشرقی افریقہ کیلئے کاریگروں کی ضرورت

جن کاریگروں نے مشرقی افریقہ میں ملازمت کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ یا وہ اب دینا چاہیں وہ جلد از جلد اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ سے اپنی دینی حالت کے متعلق سرٹیفکیٹ حاصل کر کے نظارت امور عامہ قادیان میں ارسال فرما دیں۔ تاکہ ان کو ٹرائی (Trial) کے لئے تاریخ اور مقام کی اطلاع دی جائے۔ ٹرائی کے لئے ہر امیدوار کو مقررہ فیس دینی پڑیگی۔ جو بہر حال دس روپیہ سے کم ہوگی البتہ جو اصحاب انتخاب میں آ جائیں گے۔ ان کو فیس کی رقم بعد میں واپس کر دی جائیگی۔ ٹرنر۔ فٹر۔ مولڈر اور الیکٹریشن۔ مکینک۔ ویلڈر درکار ہیں۔ ٹرائی کا انتظام قادیان میں ہوگا۔ تنخواہ تین سا ساڑھے تین صد شلنگ ماہوار ہوگی۔

سیدنا محمود المصلح الموعود ایدہ اللہ

(از ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر گجرات)

جس کا حق ہمزبان ہے پیارے
نام محمود۔ کام بھی محمود
مومنوں کا امام۔ ہادئ وقت
پیارے احمدؐ کا ہے تو "لختِ جگر"
"حسن و احساں میں" نظیرِ مسیحؑ
صاحبِ "عزم" اور "فضلِ عمرؓ"
بالیقیں تو ہے "مصلحِ موعود"
جس پہ انوارِ حق برستے ہیں
جس کا ایک ایک لفظ گوہر ہے
تیر جس کا خطا نہیں جاتا
ہر قدم پر تجھے ترقی ہے
دشمنِ دیں کی بات کا کیا ڈر؟
ہاتھ تیرے "کلیدِ فتح و ظفر"
تیری باتیں خدا کی باتیں ہیں
تجھ سے ہی لطفِ زندگانی ہے
دعوتِ دیں کا جو بنا مرکز
ہے زمیں اپنی احمدی ہیں ہم
احمدیت جہاں پہ چھا جائے
وعدہٗ "کَانَ اَنْ تُعَانَ" ہے
ہم غریبوں کا ہے خدا حامی

تو ہی وہ رازداں ہے پیارے
صاحبِ عزّ و شان ہے پیارے
فاتح و کامران ہے پیارے
مومنوں کی تو جان ہے پیارے
"روحِ حق" بیگمان ہے پیارے
تو امامِ زمان ہے پیارے
برگزیدہ جوان ہے پیارے
وہ ترا آستان ہے پیارے
وہ تری ہی زبان ہے پیارے
وہ تری ہی کمان ہے پیارے
صدق کا یہ نشان ہے پیارے
حق ترا ہمزبان ہے پیارے
تو بڑا کامران ہے پیارے
حق کا تو ترجمان ہے پیارے
جان ہے تو جہان ہے پیارے
وہ یہی قادیان ہے پیارے
اپنا ہی آسمان ہے پیارے
حکمِ ربِّ جہان ہے پیارے
یہ خدا کی زبان ہے پیارے
ہم پہ وہ مہربان ہے پیارے

تیرا خادم ہوں صدقِ دل سے میں
اور فدا تجھ پہ جان ہے پیارے

وقف جائداد کی تحریک میں ہر احمدی کو شامل ہونا چاہیئے

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔
"مجھے ایک رویا میں اس تحریک (تحریک وقف جائداد) کیطرف توجہ دلائی گئی۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک شخص جس کا خاوند نیک ہے مگر وہ خود نیک نہیں۔ اس کا ایک بیٹا ہے وہ اس سے کہتی ہے کہ تیرا باپ اسراف بہت کرتا ہے۔ اگر اس سے کوئی ایک پیسہ مانگے تو پیسہ دے دیتا ہے۔ اگر دو آنے مانگے تو دو آنے دے دیتا ہے۔ اور وہ اس قسم کا ہے کہ اگر کوئی اس سے سارا مال مانگے تو وہ سارا دے دیگا۔ وہ اپنے بیٹے سے کہتی ہے کہ آؤ ہم اس سے سارا مال مانگ لیں۔ وہ ہمیں دے دیگا۔ تو پھر دین کی راہ میں اس مال کو لٹا نہ سکیگا۔ میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ میں جماعت کے دوستوں کے سامنے عربی میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور یہ مثال دیتا ہوں۔ کہ اس طرح ایک نیک آدمی تھا۔ مگر اس کی بیوی نیک نہ تھی۔ اس کا ایک بیٹا تھا۔ جو میں نہیں کہہ سکتا کہ خود نیک تھا یا برا۔ مگر اس کی ماں یہ ضرور سمجھتی تھی۔ کہ وہ اسے اپنا آلہ کار بنا سکے گی۔ وہ اسے کہتی ہے کہ تیرے باپ سے کوئی جو کچھ مانگے۔ وہ اسے دے دیتا ہے۔ اور ڈر ہے۔ کہ اگر اس سے کوئی سارا مال دین کے لئے مانگے۔ تو وہ سارا مال دے دے گا۔ اس لئے آؤ ہم اس سے سارا مال مانگ لیں اس طرح وہ خدا کی راہ میں اسے خرچ نہ کر سکے گا۔ اور ہمیں نقصان نہ ہوگا۔ یہ مثال دے کر میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسے فتنے بھی آدمی کو پیش آسکتے ہیں۔ ان سے ہوشیار رہو۔ میں یہ کہہ ہی رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں۔ جو دین کی راہ میں اپنا سارا مال خرچ کرنے کو تیار ہیں۔ مگر یہ بھی خطرہ ہے۔ کہ ان کی بیویاں اور بچے ان کے لئے فتنہ بن جائیں۔ پس پیشتر اس کے کہ وہ فتنہ بنیں۔ کیوں نہ ہم ہی ان سے دین کے لئے ان کی جائدادیں طلب کریں حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ایمان کے اس درجہ پر قائم نہ ہو۔ اس وقت تک وہ صحیح معنوں میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ اس رویا نے مجھے اس طرف توجہ دلائی۔ کہ جب مومن دین کے لئے سب کچھ خرچ کرنے کو تیار ہے اگر ہم اس سے ایسا مطالبہ نہ کرینگے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے بیٹے اور اولادیں لے لیں۔ پیشتر اس کے کہ اس طرح مومنوں کے مال ضائع ہوں۔ کیونکہ نہ دین کے لئے انہیں لے لیا جائے۔ پس اسی رویا کے ماتحت میں نے اس وقف کی تحریک کی۔"

اس رویا کے ماتحت جب حضور نے وقف جائداد کی تحریک کی۔ تو حضور نے سب سے پہلے اپنی جائداد اسلام کے لئے وقف کی۔ اور اسکے بعد جماعت کے افراد کو اپنی جائدادیں وقف کرنے کی تحریک کی۔ حضور کا نمونہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے سامنے ہے۔ آج کل غربت اسلام کی علامتیں اور دین متین محمدی پر مصیبتیں ایسی ظاہر ہو رہی ہیں۔ کہ جہاں تک زمانہ بعثت حضرت نبوی کے بعد ہم دیکھتے ہیں کسی قرن میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی اس سے زیادہ تر اور کیا مصیبت ہوگی۔ کہ مسلمان لوگ دینی غمخواری میں بغایت درجہ سست اور مخالف لوگ اپنے اعتقادوں کی ترویج اور اشاعت میں چاروں طرف سے کمربستہ اور چست نظر آتے ہیں۔ جس سے دن بدن ارتداد اور بدعقیدگی کا دروازہ کھلتا جاتا ہے۔ اور لوگ فوج در فوج مرتد ہو کر ناپاک عقائد اختیار کرتے جاتے ہیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ ہمارے مخالف جن کے عقائد فاسدہ بدیہی البطلان ہیں دن رات اپنے اپنے دین کی حمایت میں سرگرم ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں عیسائی دین کے پھیلانے کے لئے بیوہ عورتیں بھی چندہ دیتی ہیں۔ اور اکثر لوگ مرتے ہوئے وصیت کر جاتے ہیں۔ کہ اس قدر ترکہ ہمارا خالص مسیحی مذہب کے رواج دینے میں خرچ ہو۔ مگر مسلمانوں کا حال کیا کہیں اور کیا لکھیں۔ کہ ان کی غفلت اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ نہ وہ آپ دین کی غمخواری کرتے ہیں۔ اور نہ کسی غمخوار کو نیک ظنی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اسلام کی غمخواری کے لئے اور حفاظت کے لئے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے اور ایسا امام ہم میں موجود ہے جو خدا تعالیٰ سے علم پا کر اسلام کی اشاعت کے لئے اپنی جماعت کے سامنے تحریکیں پیش کرتا ہے۔ ان تحریکوں میں سے ایک وقف جائداد کی تحریک ہے۔ جو حضور نے ایک رویا کے ماتحت جماعت کے سامنے پیش کی ہے۔ اور سب سے پہلے اپنی جائداد کو وقف کیا۔ اس وقت قادیان میں احمدیوں کی جائداد دو کروڑ روپیہ کی ہے۔ اگر قادیان کے سارے احمدی اپنی جائدادیں وقف کر دیں۔ تو وقف جائداد کی مالیت بہت جلد بڑھ سکتی ہے۔

اس وقت وقف جائداد کی قیمت ایک کروڑ اور چالیس لاکھ روپیہ ہے۔ اور ۲۷۴۵ احمدیوں نے اپنی جائدادیں وقف کی ہیں۔ یہ تحریک لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے سے بھی کم ہے لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کے لئے بھی خون کا قطرہ بہانا پڑتا ہے۔ مگر اس تحریک میں تو بغیر ایک پیسہ دیئے شامل ہوا جا سکتا ہے سرگودھا۔ ملتان۔ منٹگمری اور لائل پور کی جماعتیں اگر وقف جائداد کی اہمیت کو سمجھتی ہوئی اپنی جائدادیں وقف کریں۔ تو چند مہینوں میں ہی وقف کی قیمت ۵ کروڑ ہو سکتی ہے۔

ہمارے اس مضمون میں ہر احمدی مخاطب ہے۔ ہر احمدی کا یہ عہد ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ وقف جائداد کی تحریک میں شامل ہونے کے لئے صرف اس غیر معین عہد کو جو ہر شخص بیعت کے وقت کرتا ہے۔ ایک معین شکل میں پیش کرتا ہے۔ یعنی یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں اپنی جائداد اسلام کے لئے وقف کرتا ہوں مطالبہ کے وقت جو جائداد ہوگی۔ اس کا حصہ رسدی ادا کر دونگا۔ یہ عہد ہر احمدی کو معین

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ مشرقی افریقہ کی تبلیغی مساعی

جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر انچارج گولڈ کوسٹ مشن کو ناظر صاحب تبشیر کیطرف سے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہوئے انکی واپسی پر اس اعزازی پارٹی میں مناسب ہے۔ کہ احباب کے علم اور تعارف کے لئے کچھ حالات ان کے اور ان کے مشن کے پیش کئے جائیں۔ تا احباب ان کے لئے اور ان کے مشنوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر جماعت احمدیہ گکھڑ کے محلہ اراضی یعقوب کے ایک قدیم مخلص خاندان کے فرزند رشید ہیں۔ انکی والدہ صاحبہ کو جب علم ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخلص خدام کو یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ آپ لوگوں کو دین کی خدمت کے لئے اپنے بچے بھی پیش کرنے ہونگے تو اسی وقت انہوں نے اپنے اس بچہ کو جس کی عمر اڑھائی ماہ تھی۔ دین کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ اور باوجود اس کے کہ انکا کوئی اور بیٹا نہ تھا۔ اس وقف پر مرتے دم تک قائم رہیں۔ مولوی نذیر احمد صاحب کو جب تعلیم کے لئے قادیان بھیجا جانے لگا۔ تو انہوں نے بچپن ہی کی حالت میں اپنے والد صاحب کو کہا کہ آپ نے وقف تو کیا ہے۔ مگر میرے سب اخراجات خود اٹھائیں چنانچہ ان کے والد صاحب نے اپنے خرچ پر تعلیم دلائی۔ مولوی فاضل پاس کر کے اور مبلغین کلاس میں تعلیم پا کر وہ کچھ عرصہ شہر و ضلع سیالکوٹ میں حسب ضرورت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ماتحت آنریری طور پر تبلیغ کرتے رہے۔ انکو معلوم ہوا کہ مولوی نذیر احمد علی صاحب (حال رئیس مبلغ مغربی افریقہ) نے جو گولڈ کوسٹ میں تبلیغ کر کے رخصت پر آئے ہوئے تھے۔ یہ درخواست کی ہے۔ کہ عربی زبان اور دینی تعلیم کے لئے انہیں گولڈ کوسٹ میں تین سال کے لئے ایک مدرس دیا جائے۔ اس پر مولوی نذیر احمد صاحب نے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ وہ کہتے ہیں کہ انہیں بعض دوستوں نے مشورہ دیا کہ کچھ شرائط کر لی جائیں۔ مگر انہوں نے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کوئی شرط نہ کی۔ اور کہا کہ میں اپنی خدمات بلا شرط پیش کرتا ہوں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کو یہ بات پسند آئی۔ اور حضور نے فرمایا کہ انہیں منتخب کیا جائے۔ جو لوگ شرطیں پیش کرتے ہیں کام کم کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ منتخب ہوئے اور دوسرے مبلغین کے ساتھ ۱۷ فروری ۱۹۳۶ء کو گولڈ کوسٹ روانہ ہوئے۔ اس وقت چھ مبلغین۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ ملک محمد شریف صاحب حال مبلغ اٹلی۔ مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مبلغ جاوا۔ مولوی نذیر احمد علی صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ایک ساتھ روانہ ہوئے ۲۳ اپریل کو مولوی نذیر احمد علی صاحب گولڈ کوسٹ پہنچے اور کام پر لگ گئے۔ مولوی نذیر احمد علی صاحب نے انہیں ہیں پونڈ چار ماہ کا خرچ مقامی چندہ سے دیا۔ مگر کچھ دنوں بعد ناظر صاحب بیت المال نے وہ رقم واپس طلب کی

کیونکہ وہ چندہ کی رقم تھی۔ اس وقت مولوی صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے وہ الفاظ یاد آئے۔ کہ "تجارت کی طرف بھی توجہ دینا" چنانچہ مولوی صاحب نے صرف دس روپیہ سے تجارت شروع کی۔ جس میں بعد کو مولوی نذیر احمد علی صاحب بھی شامل ہوگئے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اس میں ایسی برکت ڈالی۔ کہ چھ ماہ تک انہوں نے وہ بیس پونڈ واپس کر دیئے۔ اور اپنے اخراجات خود چلاتے رہے۔ جب ایک استاد اسکول کا فوت ہوگیا۔ تو مولوی صاحب کو اپنے مبلغین کلاس کے علاوہ مدرسہ میں بھی پڑھانا پڑتا تھا۔ عصر کے بعد فراغت ہوتی۔ تو تجارت کا کام نمازِ مغرب سے پہلے تک کر لیا کرتے۔

اکتوبر ۱۹۳۷ء میں مولوی نذیر احمد علی صاحب کو سیرالیون مشن کھولنے کے لئے جانے کا حکم ہوا۔ تو مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے اسی اپنی تجارت سے مبلغ پینسٹھ پونڈ انہیں کرایہ جہاز اور اس ضمانت کے لئے دیئے۔ جو سیرالیون میں داخل ہونے پر دی جاتی تھی۔ اور اس کے بعد بھی اسی تجارت کے منافع سے انہیں اور رقم بھی سیرالیون بھیجی۔ جب جنگ کی وجہ سے تجارت بند ہوگئی۔ اس وقت ان کو پانچ پونڈ ماہوار مرکز کے الاؤنس سے ملنا شروع ہوئے

گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ میں خلیج گنی پر واقع ہے۔ اس کے تین طرف فرانسیسی علاقے ہیں۔ اور ایک طرف سمندر۔ اس کا شمالی حصہ میدانی اور جنوبی حصہ پہاڑی ہے۔ اس میں جو قومیں زیادہ تعداد میں آباد ہیں وہ فینٹی۔ اشانٹی۔ اکراس ڈگومبا۔ لا۔ اوانا اور اہاؤسا دموشی ہیں۔ پانچ نیٹو زبانیں زیادہ مشہور ہیں۔ باقی سات نو بانیں اور بھی بولی جاتی ہیں۔

پولیٹیکل اور ملکی تقسیم کے لحاظ سے گولڈ کوسٹ کے چار حصے ہیں۔ کالونی اشانٹی۔ ناردرن ٹیریٹری۔ اور مینڈیٹڈ ٹوگولینڈ (Mandated Togo Land)

کل رقبہ اس ملک کا ۵۰۹۱۸ مربع میل ہے۔ رقبہ کو اگر مربع شکل میں رکھا جائے۔ تو ۳۰۰ میل لمبا اور اسی قدر چوڑا ہوتا ہے۔ مگر اس میں درمیانی حصہ کم چوڑا۔ اور اسکی لمبائی زیادہ ہے۔ ساحل سمندر ۳۴۰ میل لمبا ہے۔ آبادی اس وسیع ملک کی صرف ۳۵ لاکھ ہے۔ جس میں پانچ لاکھ عیسائی اور ڈھائی تین لاکھ مسلمان ہیں۔

اس ملک میں عیسائی مشنری ۱۷۵۱ء یعنی قریباً دو سو سال پہلے سے آ رہے ہیں۔ اسلام کا اثر پہلے پہل ۱۸۱۷ء میں اس طرح بتلایا جاتا ہے کہ عمر سیموری ناردرن ٹیریٹری کی طرف سے علاقہ فتح کرتا چلا آیا۔ اور اشانٹی کی حدود تک پہنچا تھا۔ اس کے آنے پر بعض لوگ مسلمان ہوگئے ساحل سمندر کی طرف سے اسلام ۱۸۴۳ء میں ایک شخص ابوبکر نامی کے ذریعہ آیا۔ جس کو ہاؤسا قوم کی طرف سے ہاؤسا فوج میں مبلغ بنا کر بھیجا گیا تھا۔ باقی تمام آبادی کسی نہ کسی رنگ سے شرک میں مبتلا ہے۔ مذہب کے صرف اسی قدر اثر کا پتہ موجودہ زمانہ کے ریکارڈ سے مل سکا ہے۔ مگر خیال ہے۔ کہ گو ۱۸۱۷ء سے پہلے اسلام اس ملک میں نہ پہنچا ہو۔ مگر اردگرد کے ملکوں میں اسلام ضرور پہنچا ہے۔ اور اس ملک کے باشندے اسلام سے متاثر ہوئے ہیں۔ جبھی تو ان میں اسلام کی طرف ایک فطری میلان پیدا ہوگیا ہے۔

احمدیت کی تبلیغ اس ملک میں ۱۹۲۱ء سے شروع ہوئی ہے۔ احمدیت کی تبلیغ کے ذکر سے پہلے مناسب ہے کہ موجودہ عیسائی مشنوں کی وسعت کا ذکر کر دیا جائے تقریباً دو سو سال سے مختلف فرقوں کے عیسائی مشنری کام کر رہے ہیں۔ وہاں کی رپورٹوں سے جو حالت عیسائی مشنوں کی معلوم ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس وقت ان کے ۱۶۶۸ گرجے قائم ہو چکے ہیں۔ اور کل یوروپین و افریقن مبلغین و پادری ۶۰۰۸ کی تعداد میں کام کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ کثرت سے ان کے مدرسے ہر طرف موجود ہیں۔ جن میں ہزاروں اساتذہ کام کرتے ہیں۔ ۱۹۴۵ء-۱۹۴۴ء میں ۲۱۴۰۵۵ پونڈ ان مدرسوں کو سرکاری گرانٹ ملی۔ اور ۵۰۰۰۰/- پونڈ ان مدرسوں کو طلباء کی فیسوں اور عطیات سے آمدنی ہوئی۔ اس وقت تک یہ عیسائی مشن ۳۵ لاکھ کل آبادی میں سے ساتواں حصہ عیسائی بنا چکے ہیں عیسائیوں کی ہر قسم کی تبلیغی جد و جہد میں ہسپتالوں کا استعمال داخل نہیں ہے۔ اگر احمدی ولایت پاس ڈاکٹر وہاں جاسکیں۔ تو ان کے ذاتی بے اندازہ مالی فائدہ کی اور احمدیت کے تبلیغی اثر بہت بڑھ جانے کی امید ہے۔ مگر ڈاکٹروں کو جلد جانا چاہیئے۔ کیونکہ ایک عیسائی فرقہ کا خیال ہسپتال کھولنے کا ظاہر ہو چکا ہے۔ اور رومن کیتھولک عورتوں نے کچھ چھوٹی چھوٹی ڈسپنسریاں جاری کر دی ہیں۔ عیسائی مشنوں کے مقابلہ میں ہمارا کام بہت کم ہے۔ اس وقت ہمارے چھوٹے بڑے صرف تیرہ مدرسے ہیں۔ جن میں ۴۳ استاد کام کرتے ہیں۔ اور ۸۰۹ لڑکے اور لڑکیاں پڑھتی

پڑھتے ہیں۔ جن میں سے آٹھ سینئر۔ جونیئر اور انفینٹ کلاس مدرسوں کو ۱۶۰۰/- پونڈ گرانٹ سرکاری ملتی ہے۔ احمدی آبادی بارہ حلقوں میں تقسیم ہے۔ ہر حلقہ میں متعدد جماعتیں ہیں۔ کل تعداد جماعتوں کی دو سو کے قریب ہے۔ ۱۴۴ مساجد اب تک بن چکی ہیں۔ چندہ دہندگان کی تعداد سات ہزار پانصد ہے۔ مردم شماری مکمل نہیں ہو سکی۔ مگر چندہ دینے والوں کی تعداد سے کل احمدی آبادی کا اندازہ بیس ہزار سے تیس ہزار تک کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت گولڈ کوسٹ میں ہندوستان سے گئے ہوئے تین مبلغ کام کرتے ہیں۔ ایک مبلغ علاقہ کالونی میں اور یہی امیر التبلیغ ہیں۔ دوسرا مبلغ اشانٹی علاقہ میں اور تیسرا مبلغ ناردرن ٹیریٹری میں۔ ٹوگولینڈ کے علاقہ میں کوئی مبلغ نہیں۔ ان تین ہندوستانی مبلغوں کے ساتھ سولہ افریقن مبلغ کام کرتے ہیں۔

گولڈ کوسٹ کی تبلیغ کا یہ طریق ہے کہ مرکز سالٹ پانڈ میں ہیڈ مبلغ کی زیر نگرانی ایک مبلغین کی کلاس میں افریقن مبلغ تیار کئے جاتے ہیں۔ پورا قرآن شریف باترجمہ معہ تفسیری نوٹوں کے پڑھایا جاتا ہے۔ حدیث میں صحیح بخاری یا صحیح مسلم پڑھائی جاتی ہے۔ عربک لٹریچر اور صرف نحو اور چند عربی کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھائی جاتی ہیں۔ تعلیم ختم ہونے کے بعد یہ مبلغ مختلف جماعتوں میں مقرر کئے جاتے ہیں۔ جہاں جماعت کی دینی تربیت اور تبلیغ اور مدرسوں میں دینیات پڑھاتے ہیں۔ ان طلباء کو زمانہ تعلیم میں ۱ شلنگ ماہوار اور فارغ ہونے پر جب کام پر لگتے ہیں۔ صرف دو پونڈ ماہوار دیئے جاتے ہیں۔ یہ گذارہ اس قدر کم ہے کہ اس پر گذارہ کر سکنے والے طلباء کم ملتے ہیں۔ اگر اس گذارہ میں کچھ زیادتی ہو۔ تو طلباء اور مبلغین کی تعداد بہت بڑھ سکتی ہے۔ مگر اس وقت آمد خرچ کو پورا نہیں کر رہی ہے۔ گولڈ کوسٹ کا اس سال کا مقامی بجٹ جس میں مرکز کا کوئی روپیہ شامل نہیں۔ ۳۶۶۴/- پونڈ یعنی پچاس ہزار روپیہ کے قریب قریب ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مغربی افریقہ کے ایک دور دراز ملک میں ہمارے ایک مبلغ کی سعی سے اتنی بڑی جمعیت پیدا ہوگئی جس کی خالص اپنی آمد سالانہ پچاس ہزار روپیہ سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ جو بجٹ اوپر درج کیا ہے۔ وہ ان کے اپنے مرکزی کاموں کا ہے۔ علیحدہ علیحدہ دور دور کی جماعتیں جو اپنے اپنے مقام پر خرچ کرتی ہیں۔ وہ اس میں شامل نہیں۔ یہ سب روپیہ جماعت کے تبلیغی و تعلیمی اور تنظیمی کاموں میں خود وہاں کے لوگوں کی اپنی مجلس عاملہ کے فیصلوں سے زیر نگرانی ہیڈ مبلغ خرچ ہوتا ہے۔ تا جماعت بحیثیت مجموعی اپنے علم و اخلاص و تنظیم و تعداد میں ترقی کرے۔ اب اس سال سے مرکز قادیان سے دو مبلغ

اور بھیجے گئے ہیں۔

ترقی کے میدان میں اس جماعت کا عیسائی مشنوں سے مقابلہ ہے۔ جو اپنی دولت و ثروت اور دنیاوی شان و شوکت اور تعداد کے لحاظ سے بہت زیادہ ہیں۔ مگر اسلامی اخلاق اور اسلامی تعلیم اور خدا کی تائید کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بعض عیسائی مشنریوں کی غلط رپورٹوں اور عیسائیت نواز افسران کی تائید سے احمدیوں اور احمدی مبلغین حتی کہ ہیڈ مبلغ کو بھی مشکلات کا سامنا ہوا کرتا ہے۔ مگر مبلغین بلکہ افریقن احمدی ایسے صبر و استقامت کا نمونہ دکھاتے ہیں جو ہندوستان کے احمدیوں سے کم نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ نے ان میں خاص اخلاص پیدا کیا ہے۔ جس کا اظہار ان کے چندوں، ان کی دوسری قربانیوں سے ہوتا رہتا ہے۔ وصیت کرتے ہیں۔ تو بعض ۱/۳ حصہ تک اپنی آمد کا لکھ آتے ہیں۔ یہاں کے احمدیوں کی طرح وہ اپنی زندگیاں بھی وقف کرتے ہیں۔ چنانچہ مسٹر یعقوب احمد جو شاہی خاندان کا فرد تھا۔ اس نے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی تھی۔ اور اب وہ حج کر کے دینی علم پڑھنے کے لئے قادیان آ رہا تھا۔ کہ داعی اجل نے اسے مکہ ہی میں بلا لیا۔ اسکی اہلیہ کو اللہ تعالےٰ نے بذریعہ خواب پہلے سے خبر دے دی تھی۔ کہ اس کا شوہر اور مبشر صاحب حج کو جائیں گے۔ مگر دو میں سے ایک واپس آئے گا۔ خواب میں یہ ظاہر نہ ہوا تھا۔ کہ دو میں سے کون واپس نہیں آئیگا۔ اس لئے یہ خیال کیا گیا۔ کہ غالباً مولوی مبشر صاحب ہندوستان ہی ٹھہر جائیں گے۔

اس مشن کی ابتداء مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کے ذریعہ ہوئی۔ اور ان کے بعد اسکی مضبوط بنیاد حکیم فضل الرحمٰن صاحب کی خاص کوششوں سے رکھی گئی۔ جس پر کچھ عرصہ مولوی نذیر احمد صاحب نے کام کیا۔ اور اب گیارہ سال لگاتار مولوی نذیر احمد علی صاحب مبشر کام کر کے واپس آ رہے ہیں۔ کفایت کے خیال سے صحرا کی طرف سفر کیا۔ جس میں بہت تکلیف اٹھائی۔ کچھ دن مکہ مکرمہ میں بیمار رہے۔ اب اپنے رفیق سفر کی اچانک موت کا صدمہ لئے ہوئے واپس آ رہے ہیں۔ یہ بات بھی ظاہر کرنے کے قابل ہے۔ کہ مبشر صاحب کا نکاح ہوا ہی تھا۔ کہ گولڈ کوسٹ کا سفر پیش آگیا۔ جسے وہ اپنے رخصتانہ کے لئے ملتوی نہ کر سکے۔ اب گیارہ سال کے بعد رخصتانہ کی رسم پوری کریں گے۔ میں ان کے لئے ہر قسم کی کامیابی کی دعا کی درخواست بزرگان سلسلہ سے کرتا ہوں۔

خاکسار عبدالمغنی

ذکر حبیب علیہ السلام

تمثیلات مسیح موعودؑ

۲۶ دسمبر ۱۹۴۶ء جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اس کی چوتھی قسط درج ذیل کی جاتی ہے

توحید کے تین مراتب کی تمثیلیں

فرمایا۔ قرآن شریف کی تعلیم کے رو سے توحید تین مرتبہ پر منقسم ہے۔ ایک ادنیٰ۔ ایک اوسط اور ایک اعلیٰ۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہ ادنیٰ مرتبہ توحید کا کہ جس کے بغیر ایمان متحقق ہو ہی نہیں سکتا۔ نفی شرک جلی ہے۔ یعنی اس شرک سے بیزار ہونا کہ جو مشرکین محض ظلم اور زیادتی کی راہ سے مخلوق چیزوں کو خدا کے کاموں میں شریک سمجھتے ہیں۔ یعنی کسی قوم نے سورج اور چاند یا آگ اور پانی کو دیوتے قرار دے لیا ہے۔ اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں اور کسی قوم نے بعض انسانوں کو خدائی کا مرتبہ دے رکھا ہے۔ اور خداوند کریم کی طرح انکو قادر مطلق اور قاضی الحاجات خیال کر رکھا ہے۔ سو یہ شرک صریح اور ظلم بدیہی ہے کہ جو ہر ایک عاقل کو بہ بداہت نظر آتا ہے لیکن دوسری قسم شرک کی جو قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ جس کے چھوڑنے پر توحید کی دوسری قسم موقوف ہے۔ وہ اس کی نسبت کچھ باریک ہے کہ عوام کالانعام اس کو سمجھ نہیں سکتے۔ یعنی اسباب کو کارخانہ قدرت حضرت احدیت میں شریک سمجھنا اور فاعل اور مؤثر حقیقی خدا ہی کو نہ جاننا۔ مثلاً ایک دوکاندار مسلمان جب عین ہجوم خریداروں کے وقت میں بانگ نماز جمعہ سنتا ہے تو دل میں خیال کرتا ہے کہ اگر میں اس وقت جمعہ کی نماز کے لئے اپنی دوکان بند کروں گا تو میرا بڑا ہی حرج ہوگا۔ جمعہ کی نماز میں خطبہ سننے اور نماز پڑھنے اور پھر شاید وعظ سننے میں ضرور دیر لگے گی اور اس عرصہ میں سب خریدار چلے جائیں گے اور جو آمدنی یہاں ٹھہرے رہنے سے متصور ہے اس سے محروم رہوں گا۔ سو یہ شرک فی الاسباب ہے۔ کیونکہ اگر وہ دوکاندار جانتا کہ میرا ملک رازق قادر متصرف مطلق ہے۔ اور اس کی اطاعت کرنے میں کوئی نقصان عاید حال نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے ارادہ کے برخلاف کوئی تدبیر و حیلہ رزق کو فراخ نہیں کر سکتا۔ تو وہ اس شرک میں ہرگز مبتلا نہ ہوتا۔ اور یہ قسم دوئم شرک کی چونکہ باریک ہے۔ اس وجہ سے ایک عالم اس میں مبتلا ہو رہا ہے اور اکثر لوگ اسباب پرستی پر اس قدر جھک رہے ہیں کہ گویا وہ اپنے اسباب کو اپنا خدا سمجھ رہے ہیں۔ اور یہ شرک دق کی بیماری کی طرح ہے کہ جو اکثر نظروں سے مخفی اور محتجب رہتا ہے۔ اور تیسری قسم شرک کی جو قرآن شریف میں بیان کی گئی ہے۔ جس کے چھوڑنے پر تیسری قسم توحید کی موقوف ہے وہ نہایت ہی باریک ہے کہ بجز خاص خاص نظروں کے کسی کو معلوم نہیں ہوتی۔ اور بغیر افراد کامل کے کوئی اس سے خلاصی نہیں پاتا۔ اور وہ یہ ہے کہ ماسوا اللہ کے یادداشت کا دل پر غالب رہنا اور ان کی محبت یا عداوت میں اپنی اوقات ضائع کرنا۔ اور ان کی ناچیز ہستی کو کچھ چیز سمجھنا اور اس شرک کا چھوڑنا جس پر توحید کامل موقوف ہے۔ تب متحقق ہوتا ہے کہ جب صادق پر اس قدر محبت اور محبت الٰہی کا استیلا ہو جائے کہ اس کی نظر شہود میں ہر ایک موجود۔ ماسوا اللہ بجائے موجود ہونے کے معدوم دکھائی دے۔ یہانتک کہ اپنا وجود بھی فراموش ہو جائے۔ اور محبوب حقیقی کا نور ایسا کامل طور پر چمکے کہ اس کے آگے کسی چیز کی ہستی اور حقیقت باقی نہ رہے۔ اور اس توحید کا کمال اس بات پر موقوف ہے کہ ماسوا اللہ واقعی طور پر موجود تو ہو۔ مگر سالک کی نظر عاشقانہ میں کہ جو محبت الٰہیہ سے کامل طور پر بھڑک گئی ہے۔ وہ وجود غیر کالعدم دکھائی دے۔ اور غلبہ محبت اور احدیت کی وجہ سے اس سے ماسوا کو منفی اور معدوم خیال کرے۔ کیونکہ اگر وجود ماسوا فی الحقیقت منفی اور معدوم ہی ہو تو پھر اس توحید درجہ سوئم کی تمام خوبی برباد ہو جائے۔ وجہ یہ کہ سادی خوبی اس توحید درجہ سوئم میں یہ ہے کہ محبوب حقیقی کی محبت اور عظمت اس قدر دل پر استیلا کرے کہ بوجہ غلبہ اس شہود تام کے دوسری چیزیں معدوم دکھائی دیں۔ اب اگر دوسری چیزیں فی الحقیقت معدوم ہی ہیں تو پھر اس استیلاء محبت اور غلبہ شہود کی عظمت کی کیا تاثیر ہوئی۔ اور کونسا کمال اس توحید میں ثابت ہوا۔ کیونکہ جو چیز فی الواقعہ معدوم ہے اس کو معدوم ہی خیال کرنا بڑا ایسا امر نہیں ہے کہ جو استیلاء محبت پر موقوف ہو۔ بلکہ محبت اور شہود وعظمت تامہ کی کمالیت اسی حالت میں ثابت ہوگی کہ جب عاشق دلدادہ محض استیلاء عشق کی وجہ سے نہ کسی اور وجہ سے اپنے معبود کے ماسوا کو معدوم سمجھے اور اپنے معشوق کے غیر کو کالعدم خیال کرے۔ گو عقل شرع اس کو سمجھاتی ہوں۔ کہ وہ چیزیں حقیقت میں معدوم نہیں ہیں۔ جیسے ظاہر ہے کہ جب دن چڑھتا ہے اور لوگوں کی آنکھوں پر نور آفتاب استیلا کرتا ہے تو باوجود اس کے کہ لوگ جانتے ہیں کہ ستارہ اس وقت معدوم نہیں۔ مگر پھر بھی بوجہ استیلا اس نور کے کہ ستاروں کو دیکھ نہیں سکتے۔ ایسا ہی استیلا محبت اور عظمت اللہ کا محب صادق کی نظر میں دنیا ظاہر کرتا ہے کہ گویا تمام عالم بجز اس کے محبوب کے معدوم ہے۔ اور اگرچہ عشق حقیقی میں یہ تمام انوار کامل اور اتم طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی عشق مجازی کا مبتلا بھی اس غایت درجہ عشق پر پہنچ جاتا ہے کہ اپنے معشوق کے غیر کو یہانتک کہ خود اپنے نفس کو کالعدم سمجھنے لگتا ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ مجنون جس کا نام قیس ہے اپنے عشق کی آخری حالت میں ایسا دیوانہ ہو گیا کہ یہ کہنے لگا کہ میں آپ ہی لیلےٰ ہوں۔ سو یہ بات تو نہیں کہ فی الحقیقت وہ لیلیٰ ہو گیا تھا۔ بلکہ اس کا یہ باعث تھا کہ چونکہ وہ مدت تک تصور لیلےٰ میں غرق رہا۔ اس لئے آہستہ آہستہ اس میں خود فراموشی کا اثر ہونے لگا۔ ہوتے ہوتے اس کا استغراق بہت ہی کمال کو پہنچ گیا۔ اور محویت کی اس حد تک جا پہنچا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مجنون عشق انا لیلےٰ کا دعوے کرنے لگا اور یہ خیال دل میں بندھ گیا کہ فی الحقیقت میں ہی لیلےٰ ہوں۔ غرض غیر کو معدوم سمجھنا لازم کمال عشق میں سے ہے۔ اور اگر فی الحقیقت معدوم ہی ہے تو پھر وہ ایسا امر نہیں ہے کہ جس کو استیلاء محبت اور جنون عشق سے کچھ بھی تعلق ہو۔ اور غلبہ عشق کی حالت میں محویت کے آثار پیدا ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس کا ادراک مشکل ہو۔ سمجھ سکے۔ شیخ مصلح الدین شیرازی نے خوب کہا ہے

> نہ از چینم حکایت کن نہ از روم
> کہ دارم دلستانے اندریں بوم
> چو روئے خوب او آید بیادم
> فراموشم شود موجود و معدوم

تمثیل ایمان

ایمان کی تمثیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: "اگر ایسا ہوتا کہ مذہب کے تمام اجزاء اور جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے پہلے ہی سے اظہر من الشمس اور بدیہی اور بین الانکشاف ہوتے یا اشکال ہندسی اور حساب کے اعمال کی طرح قطعی الثبوت دکھائی دیتے تو پھر اس حالت میں ایمان ایمان نہ رہتا۔ اور جو ایمان لانے پر ثواب اور سعادتیں اور برکتیں مترتب ہوتی ہیں ان کو انسان ہرگز نہ پا سکتا۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ بین الحقیقت اور ظاہر الوجود باتوں کو مان لینا ایمان نہیں ہے مثلاً اگر کوئی کہے کہ میں اس بات پر ایمان لایا کہ پانی سرد اور آگ گرم ہے اور ہر ایک انسان آنکھوں سے دیکھتا اور کانوں سے سنتا ہے اور منہ سے کھاتا اور پاؤں سے چلتا ہے اور میں اس بات پر ایمان لایا کہ آفتاب اور قمر موجود ہیں اور زمین پر بہت سے جمادات اور نباتات اور حیوانات پائے جاتے ہیں تو ایسا ایمان لانا ایک ہنسی کی بات ہے نہ کہ ایمان۔ اور اسی وجہ سے بدیہی اور کھلی کھلی باتوں کو ماننا عند اللہ و عند العقلاء ثواب پانے کا موجب نہیں ٹھہر سکتا بلکہ ایمان وہ شے ہے کہ جن باتوں کو عقل تو قبول کرتی ہے مگر بوجہ در پردہ غیب ہونے کے جیسا کہ چاہیئے ان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتی۔ ان باتوں میں اپنی فراست فطری سے کچھ ترجیح یعنے آثار صداقت دیکھ کر اور کسی قدر دلائل عقلیہ کا غلبہ اس طرف پا کر اور پھر خدا کے کلام کو اس پر شاہد ناطق و صادق معلوم کر کے ان باتوں کو مان لیا جائے یہی ایمان ہے جو ذریعہ خوشنودی خداوندکریم

مالک ہوگی۔
العبد:۔ غلام محمدؐ موصی۔
گواہ شد:۔ عبدالسلام

گواہ شد:۔ عبدالمومن خاں
گواہ شد:۔ محمد احمد پسر موصی۔

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۹۶۷۰:۔ منکہ اللہ رکھی زوجہ چوہدری رستم علی صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ زیور زیورات میرے پاس مبلغ بیس روپے کے ہیں اور تین راس گائے مبلغ /۳۰۰ کی میری ملکیت ہیں۔ میری کل جائیداد مبلغ ۴۲۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ اللہ رکھی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ عبدالمومن خاں۔
گواہ شد:۔ رستم علی خاوند موصیہ

نمبر ۹۶۹۵:۔ منکہ غلام محمد ولد کھیون قوم ... پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ... ساکن نارووال حال محمود آباد ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے ایک راس بھینس قیمت /۳۵۰ روپے اور بکریاں مالیتی /۵۰۰ روپے اور دوکان میں یکصد روپے کا مال ہے کل جائیداد /۹۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ تجارت پر ہے۔ جس کی ماہوار آمدنی اندازاً مبلغ /۵۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اس کے علاوہ میری وفات کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضرورت رشتہ

میرے ایک عزیز مخلص احمدی ارائیں نوجوان ملازم مستقل گورنمنٹ سروس چار صد روپیہ ماہوار آمد کے لئے معزز زمیندار خاندان سے ایک تعلیم یافتہ میٹرک یا مڈل کے نزدیک، صورت و سیرت میں اچھی امور خانہ داری سے واقف فوری رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب مجھ سے ملیں یا لکھیں (مفتی محمد صادق قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰/۱۲/۴۶ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے۔ میرے لڑکے عبدالباسط خاں کا نکاح شاکرہ بیگم صاحبہ دختر چوہدری شکر الٰہی صاحب بنی پور متصل گورداسپور کے ہمراہ ساڑھے تین ہزار مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ مولا کریم یہ رشتہ جانبین کیلئے باعث برکت کرے اور احمدیت کیلئے باعث عزت ہو
خاکسار مختار احمد منظور لاہور ۱۲

مولوی محمد علی صاحب کو پچپن ۵۵ ہزار انعام

مولوی محمد علی صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت میرزا صاحب مجدد و مسیح ہیں مگر نبی نہیں - اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے - اور یہی عقیدہ حضرت میرزا صاحب کا تھا - ہم نے ان کو چیلنج دیا کہ آپ اپنا یہ عقیدہ پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کر دیں - ہم آپ کو اس جلسہ میں نقد ۵۰۰۰۰ ہزار انعام دینگے اور اگر آپ پر اس غلط عقیدہ اور جھوٹے حلف کی سزا میں خدا تعالے کی طرف سے ایک سال کے اندر کوئی عبرتناک عذاب جسمیں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو نہ آیا تو مزید ۵۰۰۰ ہزار انعام دیا جائیگا - مگر وہ سالہا سال سے چیلنج ٹالتے ہی رہتے ہیں - اگر کوئی صاحب ان کو اس پر آمادہ کریں گے - تو ان کو اس جلسہ میں نقد پانچہزار روپیہ دیا جائے گا - اس کے متعلق انگریزی یا اردو رسالہ ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کیا جائے گا -

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حصہ داران کشید روغن کیلئے خوشخبری

کارخانہ کشید روغن کی رجسٹری ہو چکی ہے - جس کے لئے آپ بہت منتظر تھے - اس اعلان کے ذریعہ دوستوں کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے - کہ دوست اپنے حصہ کے روپیہ کو محفوظ رکھیں اور الفضل کے ذریعہ سے ہی پراسپکٹس چند دنوں کے اندر شائع ہو جائیں گے - تو پھر اس کے مطابق رقوم کو مطلوبہ جگہ پر بھجوانے کا انتظام کریں -

وکیل الصنعت والحرفت تحریک جدید قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا

جماعت احمدیہ کو اہم ارشاد

ہر احمدی کو ہمیشہ "آئرن میٹل ورکس" کے بنے ہوئے تالے استعمال کرنے چاہئیں

اگر ہماری جماعت کے افراد صحیح طور پر توجہ کریں تو ایک لاکھ تالا سالانہ صرف ہماری جماعت میں ہی فروخت ہو سکتا ہے

ہر گاؤں اور ہر شہر میں

آئرن میٹل ورکس کی ایجنسیاں قائم کی جائیں !

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹ راپریل سنہ ۱۹۴۶ء کی مجلس مشاورت میں نمائندگان جماعت کو صنعت و حرفت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا :-

"میں جماعت کے دوستوں کو خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں نہ صرف ذاتی ضروریات کیلئے - آئرن میٹل ورکس کے بنے ہوئے تالے استعمال کرنے چاہئیں - بلکہ ہر گاؤں اور ہر شہر میں اس کی ایجنسیاں قائم کرنی چاہئیں اور اسی طرح اپنی جماعت میں خصوصاً اور دوسروں میں عموماً اس کارخانہ کی بنی ہوئی چیزوں کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہیئے "

منیجر آئرن میٹل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان

رشتوں کی ضرورت

مندرجہ ذیل جن کے کوائف ذیل میں درج ہیں کیلئے رشتوں کی ضرورت ہے - ضرورتمند اصحاب انچارج شعبہ رشتہ و ناطہ سے خط و کتابت کریں -

(۱) لڑکی عمر ۱۸ سال قوم جٹ - میٹرک دینیات کلاس پاس کردہ ساکن قادیان

(۲) لڑکی عمر ۱۶ سال تعلیم مڈل قوم جٹ ساکن قادیان -

نوٹ :- والد پنشنر بی اے - صاحب جائیداد زمیندار خاندان سے ہے - اصل سکونت قادیان ہے - مخلص احمدی موصی صحابی ۳۱۳ ہے -

(سردار علی شاہ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ قادیان ضلع گورداسپور)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۶ جنوری۔ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ اور وزیر اعظم فرانس کے درمیان دو روز گفت و شنید ہوتی رہی ہے۔ جس کے بعد سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے درمیان اتحاد کے معاہدے کے لئے فوراً گفت و شنید شروع ہو جائے گی۔

قاہرہ ۱۶ جنوری۔ مصری سینٹ میں برطانیہ اور مصر کے معاہدہ کے سلسلے میں بحث و تمحیص ہوئی۔ حزب مخالف کے لیڈر نے کہا کہ چونکہ تین چار دنوں تک سوڈان کے متعلق نئی صورت حالات پیدا ہونے والی ہے۔ اس لئے سردست اس معاملہ پر بحث و تمحیص ملتوی کر دی جائے یہ تجویز منظور کر لی گئی ہے۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ مسٹر چرچل سابق وزیر اعظم برطانیہ نے دعوت طعام نامی کتاب کے مصنف اور پبلشر کے خلاف ازالہ حیثیت عرفی کا مقدمہ دائر کیا تھا۔ عدالت نے آپ کے حق میں فیصلہ دیدیا ہے۔

پشاور ۱۶ جنوری۔ کل شام کے سات بجکر ۴۰ منٹ پر زلزلہ کا جھٹکا محسوس ہوا جس سے مکانوں کی چھتوں اور کھڑکیوں میں شگاف پیدا ہو گئے۔ تاہم کوئی مالی یا جانی نقصان نہیں ہوا۔

دہلی ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر ہند کی سروسوں کے ماتحت افسروں کو معاوضہ دینے کے سوال پر گذشتہ بارہ روز جو گفت و شنید نائب وزیر ہند اور ہوم ممبر کے درمیان ہوتی رہی ہے وہ بے نتیجہ رہی ہے۔ ہوم ممبر نے چونکہ اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی اس لئے نائب وزیر ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ کوئی وعدہ کرنے سے پیشتر برطانوی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے واپس لنڈن چلے جائیں۔

طہران ۱۶ جنوری۔ قوام السلطنت وزیر اعظم ایران نے بتایا کہ ایران کی پارلیمنٹ کے عام انتخابات کسی بیرونی مداخلت کے بغیر ہو رہے ہیں۔ انتخابات کے قطعی نتائج کا اعلان دو ماہ کے عرصہ میں ہو جائے گا۔

بمبئی ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک ہندوستان انڈونیشیا کو غلہ کے عوض ... ۹۲ گانٹھیں بھیج چکا ہے۔

کانپور ۱۶ جنوری۔ مزدوروں کی ہڑتال بدستور جاری ہے۔ ابھی تک صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

... کی اس سلسلے میں وزراء سے بات چیت ہو رہی ہے۔

کلکتہ ۱۶ جنوری۔ ملک فیروز خان نون نے ایک بیان میں کہا۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے برطانوی حکومت کے ۶ دسمبر کے بیان کے متعلق جو قرارداد پاس کی ہے۔ اس کے ذریعہ اس نے خود کو ہی دھوکہ دیا ہے۔ اس قرارداد کی بناء پر مسلم لیگ آئین ساز اسمبلی میں شریک نہیں ہو سکتی۔ آپ نے کہا۔ کانگرس طاقت کے استعمال سے مسلمانوں کو دبانا چاہتی ہے جب تک وہ اپنی یہ پالیسی نیک نیتی سے نہیں بدلتی۔ اس وقت تک نہ ملک آزاد ہو سکتا ہے نہ امن ہی قائم ہو سکتا ہے۔

کراچی ۱۶ جنوری۔ آریہ سماجی لیڈروں نے ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب پر حکومت سندھ کی عاید کردہ پابندیوں کے خلاف آج سول نافرمانی شروع کر دی ہے۔ سات اشخاص کے پہلے جتھے نے علیحدہ علیحدہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اطلاع دی ہے کہ ان کے پاس ستیارتھ پرکاش کے ایسے سندھی ایڈیشن موجود ہیں جن میں چودھواں باب بھی شامل ہے۔ اس جتھہ میں اخبار ملاپ کے مالک خوشحال چند خورسند بھی شامل ہیں۔ اس تحریک کے ایک لیڈر نے کہا۔ پہلے جتھہ کی گرفتاری پر دوسرا جتھہ بھیج دیا جائے گا۔

لاہور ۱۶ جنوری۔ حکومت پنجاب نے اچھوتوں کی بہبودی کے لئے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جس پر دس پندرہ لاکھ روپے کے خرچ کا اندازہ ہے۔

لاہور ۱۶ جنوری۔ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے پنجاب اسمبلی کے بجٹ سیشن میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کی رو سے آنریری مجسٹریٹوں۔ ذیلداروں اور سب رجسٹراری کے عہدوں کو اڑا دینے کی سفارش کی گئی ہے۔

امرتسر ۱۶ جنوری۔ مقامی پولیس نے چوروں کے ایک گروہ کا سراغ لگایا ہے جو لاہور اور امرتسر میں بیس کے قریب ڈاکے ڈال چکا ہے۔ اس گروہ میں کئی کلرک اور ڈاکٹر شامل ہیں۔

کلکتہ ۱۶ جنوری۔ حکومت بنگال نے فیصلہ کیا ہے کہ کلکتہ الیکٹرک سپلائی کمپنی کو پچیس کروڑ روپے کے عوض خرید لیا جائے۔

دہلی ۱۶ جنوری۔ امریکہ اور سوڈان کی حکومتوں سے روئی کے خریدنے کے متعلق حکومت ہند کی جو گفت و شنید جاری تھی۔ اس کے نتیجہ میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

بغداد ۱۶ جنوری۔ صدر جمہوریہ ترکیہ عصمت انونو نے عنقریب عراق اور مشرق اردن جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ تاکہ ان ممالک کے ساتھ ترکی کے دوستانہ تعلقات زیادہ مستحکم ہو جائیں۔

کلکتہ ۱۶ جنوری۔ حکومت بنگال نے صوبہ میں زمینداری سسٹم کو بنیادی طور پر تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ عنقریب اس سلسلے میں ایک قانون پاس کیا جائے گا۔ جس کے مطابق زمینداروں کو ہر قسم کے حقوق سے محروم کر دیا جائے گا۔ حکومت خود مزارعوں سے لگان وصول کرنے اور زمینداروں کو زمین کا معاوضہ دینے کا انتظام کرے گی۔

پیرس ۱۶ جنوری۔ فرانسیسی وزارت نے ایک طویل اجلاس کے بعد یہ اعلان کیا ہے کہ حکومت فرانس انامی ری پبلک سے گفت و شنید کرنے پر آمادہ ہے۔

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ عبوری حکومت کے رکن مواصلات آنریبل سردار عبد الرب نشتر نے اعتراف کیا کہ محکمہ ڈاک و تار میں مسلمانوں اور اچھوتوں کو فرقہ وارانہ تناسب کے حساب سے پوری نمائندگی حاصل نہیں ہے۔ حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کرنے کے لئے ایک خاص کمشن قائم کر رہی ہے۔ تاکہ مسلمانوں اور اچھوتوں کو پوری نمائندگی دی جا سکے۔

نئی دہلی ۱۶ جنوری۔ ملایا کے مسلمانوں کی نمائندہ انجمن نے ایشیائی کانفرنس میں شریک ہونے کے متعلق پنڈت نہرو کی دعوت کو مسترد کر دیا ہے۔

لاہور ۱۶ جنوری۔ گندم دڑہ ۹/۱۰/۰ گندم ۵۹۱ ۹/۱۲/۰ گڑ نیا ۲۲/۰/۰ شکر ۲۳/۰/۰ - دیسی گھی ۱۸۶/۰/۰

لنڈن ۱۶ جنوری۔ مختلف ممالک کے برطانوی سفارتوں کے ارکان کو سرکاری طور پر ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ غیر برطانوی افراد سے نکاح نہ کیا کریں۔

واشنگٹن ۱۶ جنوری۔ انٹرنیشنل ایمرجنسی فوڈ کونسل نے ۱۹۴۷ء کی پہلی ششماہی میں ہندوستان کو بیرونی ممالک سے ۵۰۰۰۰۹ ٹن گندم خریدنے کی اجازت دی ہے۔

نئی دہلی ۱۷ جنوری۔ آج صبح ملک کی زراعتی پیداوار کی قیمتیں مقرر کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد خوراک ممبر حکومت ہند نے اس کی صدارت کی۔ آپ نے تقریر کرتے ہوئے کہا چیزوں کے بھاؤ پورے غور و فکر اور احتیاط سے مقرر کرنے چاہئیں۔ کیونکہ ایک طرف تو کسانوں کو ہم نے مطمئن رکھنا ہے کہ ان کی آمدنی مناسب حد تک قائم رہے گی۔ اور دوسری طرف اس بات کو بھی مد نظر رکھنا ہے کہ ملک کی کھیت اور رہن سہن کے معیار پر برا اثر نہ پڑے اور ملکی صنعتوں میں ترقی ہوتی رہے

نیویارک ۱۷ جنوری۔ امریکہ میں مقیم ہندوستانی تجارتی کمشنر نے ایک بیان میں کہا۔ ہندوستان میں نئی حکومت قائم ہونے کی وجہ سے امریکی کارخانہ دار ہندوستان سے تجارتی تعلقات بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں عنقریب ان کے دو تجارتی مشن ہندوستان آنے والے ہیں۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کو نئی نئی چیزیں امریکہ کو بھیجنی چاہئیں۔

دہلی ۱۷ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت نئی دہلی کے ایک خاص علاقہ میں دس یا دس سے زیادہ اشخاص کے جمع ہونے۔ جلوس نکالنے اور نعرے لگانے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ حکم ایک ماہ تک نافذ رہے گا۔

کانپور ۱۷ جنوری۔ مزدوروں کی ہڑتال تا حال جاری ہے سوائے ایک کارخانے کے باقی سب بند ہیں۔ شہر کے کانگریسیوں کا ایک وفد وزیر اعظم سے ملا۔ مناسب طریق سے ہڑتال ختم کرانے پر زور دیا کیونکہ اس ہڑتال سے ملک میں کپڑے کی مزید قلت ہو رہی ہے۔

لاہور ۱۶ جنوری۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کی غذائی قلت کو دور کرنے کے لئے ترکی نے ۲۰ ہزار ٹن گندم دینے کا وعدہ کیا ہے جو غالباً فروری کے پہلے ہفتے تک پہنچ جائے گی۔